پر نیت کرنے والے کے بتلائے بغیر مطلع ہونا ممکن نہیں۔ (غیث الغمام: ص ۳۱۸)

دوسری طرف حضرت ابوہریرہؓ اور ابن عمرؓ بلاشبہ جلیل القدر صحابہ ہیں۔ لیکن مسند روایات کے مقابلہ میں ان کے اَقوال کو اختیار کرنا دن کی روشنی میں چراغ جلانے کے مترادف ہے۔ ویسے بھی صحابہ کرام کئی طرح سے عنداللہ معذور ہیں لیکن واضح دلائل ثابت ہونے کے بعد ہمارے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہ جاتا۔

تعجب خیز بات یہ ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ جن پر فقہ حنفی کا انحصار ہے، وہ بھی جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے قائل ہیں۔ ان کے قول پر تو عمل نہیں کرتے دوسری طرف احناف حضرت ابوہریرہ کو تو غیر فقیہ قرار دیتے ہیں (جیسا کہ نورالانوار میں ہے) اس کے باوجود جنازہ میں فاتحہ پڑھنے کے سلسلہ میں ان کی بات کو تسلیم کرتے ہوئے ان کا 'غیر فقیہ' ہونا انہیں نظر نہیں آتا۔ احناف کے ہاں ان دو صحابہ کی اگر اتنی ہی عظمت ہوتی جتنی ظاہر کر رہے ہیں تو وہ انکی رِوایات کو کبھی ردّ نہ کرتے حالانکہ واقعات اس کے خلاف ہیں۔ حديث المصراة، حديث التسبيع اور أحاديث رفع اليدين وغیرہ اس امر کے واضح شواہد ہیں۔

احناف کی نماز جنازہ کو 'جھٹکا' سے تعبیر کرنا اگرچہ کسی حد تک سخت جملہ ہے لیکن امر واقعہ یہی ہے کہ نمازِ جنازہ میں یہ طرزِ عمل جہاں خلافِ سنت ہے وہاں میت سے عدم اعتنائی کا مظہر بھی ہے۔

اب آخری بات یہ ہے کہ میرا تعاقب چونکہ ایک خاص مکتبِ فکر کے حاملین سے متعلق تھا۔ ظاہر ہے اس کے حقیقی مخاطب وہ لوگ ہیں جو اس بدعت کے موجد ہیں نہ کہ جملہ اَحناف، اگرچہ فقہی مسلک میں دیوبندی اور بریلوی سب متفق ہیں۔ مجھے قوی اُمید ہے کہ یہ چند گزارشات آپ کی تشفی کے لئے کافی ہوں گی۔ اللہ ربّ العزت ہم سب کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین!

☆ سوال: ۱۔ عملی زندگی میں فقہ حنفی پر عامل میاں بیوی جب حنفی طلاق سے متاثر ہو جائیں تو حلالہ کی لعنت سے بچنے کے لئے مجبوراً کسی اہلحدیث سے فتویٰ حاصل کر کے اپنی مطلب براری کر لیتے ہیں اور اپنے عقیدہ یا عمل میں کوئی تبدیلی کرنے پر تیار نہیں ہوتے۔ یہ رجوع شریعت کی نظر میں کیسا ہے؟

۲۔ کچھ لوگ ایسے معروف ہوتے ہیں کہ سیاسی، سماجی حیثیت میں بہت مقبول ہوتے ہیں۔ ہر مسلک کے لوگوں سے ان کے تعلقات استوار ہوتے ہیں۔ ان کا کوئی عزیز فوت جائے تو بلاتمیز مسلک و عقیدہ لوگ اس جنازہ میں صرف تعلقات نبھانے کی خاطر چلے جاتے ہیں۔ اس طرح کے جنازہ میں اہل علم وشعور کو شامل ہونا چاہئے یا نہیں؟

۳۔ رکوع میں تسبیحاتِ مسنونہ کے علاوہ کوئی دوسری دعا مانگ لینا کیسا ہے، سجدہ میں قرآنی دعا مانگے یا نہ؟

۴۔ نماز میں سجدۂ تلاوت آجائے تو کتنے سجدے کرنے ہیں۔ مسنونہ دعا کے علاوہ کوئی دوسری دعا مانگ لینے کا کوئی حرج تو نہیں۔ امام اپنی ضرورت کی کوئی دعا فرض نماز کے سجدہ میں مانگے تو خیانت تو نہیں بن جائے گی؟

۵۔ دایاں ہاتھ لکھنے میں مصروف ہو، وقت کی تنگی ہو، کوئی گرم مشروب مثلاً چائے وغیرہ بھی پینی ہو تو کیا یہ امر مجبوری بائیں ہاتھ سے مدد لی جاسکتی ہے؟

۶۔ ایک ساتھی کا کہنا ہے کہ کھجور کو سالم ہی منہ میں ڈال لو، توڑ کر نہ کھاؤ...... یہ مسئلہ کیسا ہے؟

۷۔ دائمی مسافر قرآنِ کریم کو اپنی جیب میں رکھ سکتا ہے لیکن اگر سفر میں پیشاب وغیرہ کی حاجت پیش آجائے اور جیب سے نکال کر رکھنے کی کوئی صورت نہ ہو تو پھر کیا کرے یا اضطرار میں جیب سے نکالنا یاد ہی نہ رہے؟

۸۔ دو آدمی باجماعت نماز پڑھ رہے ہیں اور تشہد میں بیٹھے ہیں۔ ان کے ساتھ تیسرا آدمی جماعت میں شامل ہونا چاہئے تو وہ کس طرح شامل ہو، کیا تشہد میں بیٹھے ہوؤں میں سے کسی کو اٹھائے؟

۹۔ قنوتِ نازلہ اگر قیام میں بھول جائے تو کیا تشہد میں پڑھ لی جائے؟

۱۰۔ عورت کو مہندی کس طرح لگانی چاہئے، پورا ہاتھ رنگ لے یا پھول بوٹے بنائے۔ علامہ وحیدالزمان نے لغاتِ حدیث کی کتاب 'ذ' ص ۶۴ پر ام المومنین زینبؓ سے ایک قول نقل کیا ہے۔ صحیح صورت حال واضح کریں؟

۱۱۔ گھنی داڑھی والے کو خلال کس طرح کرنا چاہئے جب کہ جلد تک پانی پہنچانا مشکل امر معلوم ہو؟

۱۲۔ آدمی نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد بھول گیا، سمجھا کہ ابھی نہیں پڑھی اور دوبارہ پڑھتے ہوئے یاد آجائے کہ میں نے تو پہلے بھی پڑھ لی تھی۔ کیا اب بعد والی فاتحہ قرات کو کفایت کر جائے گی؟

(عبدالرزاق اختر، رحیم یار خان)

جواب: ۱۔ اس قسم کے لوگوں سے کتاب وسنت پر مضبوطی سے عمل کرنے کا عہد لے کر پھر ہی فتویٰ دینا چاہئے۔ بہر حال دل کے بھیدوں کو جاننے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

۲۔ أمر بالمعروف والنهي عن المنكر کا فریضہ ادا کرے تو شرکت میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ بذاتِ خود ان کے شرکیہ امور اور بدعات سے اجتناب کرے۔ اگر دینی فرض ادا نہیں کرسکتا تو پھر شریک نہیں ہونا چاہئے۔

۳۔ رکوع اور سجود میں منصوص دعائیں، تسبیحات وغیرہ ہی پڑھنی چاہئیں۔

۴۔ سجدۂ تلاوت صرف ایک ہے، صرف مسنون دعا ہی پڑھنی چاہئے، جس کے الفاظ یوں ہیں:
اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنْهُ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي وَ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ (ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ وغیرہ) روایت ہذا شواہد کی بنا پر حسن درجہ کی ہے۔ اور دوسری دعا سجد وجهي للذي خلقه اس کا سجدۂ نماز میں پڑھنا تو ثابت ہے